Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۱ صفر ۱۳۸۹ھ ، ۲۹ شہادت ۱۳۴۸ ہش ، ۲۹ اپریل ۱۹۶۹ء | نمبر ۹۷

اخبار احمدیہ

ـ۰ ربوہ ۲۸ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

ـ۰ ربوہ ۲۸ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گلے میں خراش اور زکام کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے ۔ آمین

ـ۰ ربوہ ۔ محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم جناب محمود نظامی صاحب سابق ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان اور ان کے دو بچے عزیز شکیب ہارون اور عزیزہ قرۃ العین سلمہا ۲۶ اپریل کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل سے استقامت عطا فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے ۔ آمین

ـ۰ میرے بھتیجے عزیز راجہ عطاء اللہ بی ایس سی انجینئرنگ ابن حکیم محمد عبداللہ صاحب آف جہلم کا نکاح عزیزہ راشدہ ناصرہ ملک بنت ملک محمد اشرف صاحب مرحوم سے دو ہزار روپیہ مہر پر مکرم نصیر احمد صاحب ناصر ایم ۔ اے مربی سلسلہ نے بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۶۹ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ گجرات شہر میں پڑھا ۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے اس رشتہ کے فریقین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (پروفیسر محمد الدین ایم ۔ اے محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

ـ۰ مکرم مرزا عبدالحمید صاحب دارالصدر شرقی ربوہ کا غدود پیشاب کا اپریشن گزشتہ دنوں کامیاب رہا تھا اب پھر پیشاب میں خون آنا شروع ہو گیا ہے ۔ دوبارہ میو ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔ نرسری تا مڈل کلاسز میں داخلہ یکم اپریل ۱۹۶۹ء سے شروع ہے ۔ خواہشمند احباب اپنے بچوں کو داخل کرا کے ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں ۔ (ہیڈ مسٹریس)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان اپنی زندگی میں پوری تبدیلی کرے تو وہ دار النعیم میں داخل ہو جاتا ہے

تب اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اور اس کی مرضی خدا کی مرضی ہو جاتی ہے

"پوری تبدیلی زندگی میں جب تک نہ آوے تب تک جنگ رہتی ہے اور لوامہ تک یہ جنگ ہے ۔ جب یہ ختم ہوئی تو پھر دار النعیم میں آجاتا ہے ۔ اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اور اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے اور وہ ان باتوں میں لذت اٹھاتا ہے جن سے خدا خوش ہوتا ہے ۔ ایک عارف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جائے تو اگر خدا اسے بتلا بھی دے کہ تو دوزخی ہے خواہ عبادت کر خواہ نہ کر تو اس کی خوشی اسی میں ہوگی کہ خواہ دوزخ میں جاؤں مگر میں ان عبادات سے رک نہیں سکتا ۔ جیسے افیونی کو جب افیون کی عادت ہو جاتی ہے تو اسے کیسی ہی تکالیف ہوں اور خواہ وہ گھلتا ہی جاتے مگر افیون کو نہیں چھوڑتا ۔ جس طرح دنیا میں نوجوانوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کو ایک دھن جب لگ جاتی تو خواہ والدین کتنا ہی کیوں منع کریں مگر وہ کسی کی نہیں سنتے اور اس دھن کی خوشی میں تکالیف کا بھی خیال نہیں ہوتا ۔ ایسا ہی اس مومن عارف کامل کا حال ہوتا ہے کہ اسے اس بات کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اجر ملے گا یا نہیں ۔ یہ مقام آخری مقام ہے جہاں سلوک کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اس کے سوا چارہ نہیں اس حالت میں اس کا جوش کسی سہارے پر نہیں ہوتا ۔ کیونکہ جب تک انسان کسی سہارے سے کام کرتا ہے تو ممکن ہے شیطان اس میں کسی وقت دخل دیوے ۔ مگر یہاں ذاتی محبت کے مقام میں سہارا نہیں ہوتا ۔ جیسے ماں اور بچے کے جو تعلقات ذاتی محبت کے ہیں ان میں انسان تفرقہ نہیں ڈال سکتا ۔ ماں کی فطرتی محبت ایک دوسرے سے ملاتی ہے ۔ مثل مشہور ہے "ماں مارے اور بچہ ماں ماں پکارے" ۔ اسی طرح اہل اللہ خدا کی مار کھا کر کہاں جا سکتے ہیں بلکہ مار پڑے تو وہ ایک قدم اور بڑھاتے ہیں ۔ دوسرے تعلقات میں خدا کی محبت کا جلال زور کے ساتھ نازل نہیں ہوتا ۔ جیسے انسان کسی کو اپنا نوکر سمجھتا ہے ۔ اور خیال ہوتا ہے کہ یہ نوکری اسی لئے کرتا ہے کہ اس کی اجرت ملے تو اس کی طرف محبت کامل کا التفات نہیں ہوتا ۔ اور وہ ایک نوکر شمار ہوتا ہے ۔ مگر جب کوئی شخص خدمت کرتا ہے اور آقا کو معلوم ہو کہ یہ نوکری کی خواہش سے نہیں کرتا تو آخر کار بیٹوں میں شمار ہوتا ہے ۔ خدا بڑا خزانہ ہے خدا بڑی دولت ہے ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۲۵۴ ، ۲۵۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ شہادت ۱۳۴۸ ہش

قادرِ مطلق ہستی

(۲)

ان تمام باتوں سے واضح ہوجاتا ہے کہ فی الحقیقت کوئی ایسی قادرِ مطلق ہستی موجود ہے۔ اس طرح جہاں تک اللہ تعالےٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت کا تعلق ہے۔ تمام انسان یا اکثریت ایمان بالغیب کی سرحد تک پہنچ گئے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اتنا ایمان دنیا میں وہ انقلاب لانے کے لئے کافی نہیں ہے جو دنیا میں امن وامان کی ایسی فضا قائم کردے جس کی خواہش آج ساری دنیا کے لوگوں میں پیدا ہوگئی ہے۔

ایسا انقلاب تبھی وقت ہوسکتا ہے جب دنیا میں ایسے لوگوں کی اکثریت ہوجائے جو اللہ تعالےٰ کے وجود پر حق الیقین کے درجہ تک ایمان رکھتے ہوں۔ جن پر یہ حقیقت دو اور دو چار کی طرح منکشف ہوجائے۔ دوسرے لفظوں میں جو اللہ تعالےٰ پر ایسا یقین رکھتے ہوں جو تجربہ اور مشاہدہ سے پیدا ہوسکتا ہے۔ یعنی جن کا ایمان ایمان بالغیب سے بلند ہوکر اللہ تعالےٰ کی حقیقی معرفت کے مقام تک پہنچ جائے۔ جب ایمان بالغیب مفروضہ کی بجائے ثابت شدہ حقیقت کا درجہ اختیار کرلے۔ ایسا ہی ایمان ہے جس کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اسلام نازل ہوا ہے۔ اسلام نے ہمیں نہ صرف ایمان بالغیب کی طرف راہ نمائی کی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کی حقیقی معرفت کے حصول کے لئے بھی ایسے ذرائع کی طرف راہ نمائی کی ہے۔ جن سے انسانی زندگی کا یہ مقصد بااحسن طریق پورا ہوسکتا ہے۔

آج اگرچہ دنیا کی اکثریت جن میں مسلمان بھی شامل ہیں بے شک ایمان بالغیب کے کسی نہ کسی درجہ تک رسائی رکھتی ہے۔ لیکن ایسا ایمان الحاد اور بے راہ روی کا ناطقہ بند کرنے کے لئے کافی ثابت نہیں ہورہا۔ جس طرح کوئی انسان بائیسکل چلانے کی جدوجہد اور مشق کرکے ایسے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ وہ بے دھڑک اس پر سوار ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح پر معاشرہ کو حقیقی طور پر پاک وصاف کرنے اور اس کو امن وامان کا گہوارہ بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مجاہدہ کے ذریعہ ہم ایمان بالغیب کو اللہ تعالےٰ کی حقیقی معرفت کے درجہ پر پہنچائیں۔ جب اکثریت ایسا ایمان پیدا کرلے گی۔ اس وقت یہ دنیا خود بخود بہشت زار بن جائیگی اس لئے جو لوگ اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے تگ ودو کررہے ہیں ان کے لئے اول قدم یہ ہے کہ وہ خود اللہ تعالےٰ کی حقیقی معرفت حاصل کریں۔ جو بغیر مجاہدہ کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

مَنْ طلب العلیٰ سھر اللیالی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں اس لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ وہ اسلامی اخلاق کے اس بنیادی پہلو کو اجاگر کریں۔ اور اسلامی اصولوں کے مطابق اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی سے انسانی معاشرہ کو اس منزلِ مقصود تک پہنچائیں جو انسانی فطرت کو اللہ تعالےٰ نے ودیعت فرمائی ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالےٰ کے نام کی قسم کھانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِکُمْ فَمَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ۔

(بخاری کتاب الایمان)

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تم کو اپنے آباء کے ناموں کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے۔ جو شخص قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

یاوہ گو زبان دراز مومن نہیں ہوسکتا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ

(ترمذی کتاب البر والصلۃ)

ترجمہ:- حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طعنہ زنی کرنے والا دوسرے پر لعنت کرنے والا فحش کلامی کرنے والا یاوہ گو زبان دراز مومن نہیں ہوسکتا۔

رباعیات

تُو خاک میں دانے کو بقا دیتا ہے
کھلنے کے لئے گُل کو فضا دیتا ہے
بے جادہ سمندر کی شبِ تیرہ میں
تُو ماہی کو چشمِ رہ نما دیتا ہے

تُو پھول کو رنگین فضا دیتا ہے
انوارِ سحر، موجِ صبا دیتا ہے
مولا! تُو نمودِ زندگی سے پہلے
سامانِ معیشت کے بنا دیتا ہے

سید احمد اعجاز

غُرباء کی ترقّی اِسلام کا نصب العین ہے

مکّی زندگی کی ابتدائی آیات پر ایک نظر!

(ارشادات حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

اسلام نے اپنی ابتداء میں ہی غرباء کے اُبھارنے اور اُن کی مدد کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ سورتیں جو بالکل ابتدائی زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں جب اُن کا مطالعہ کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اِن ابتدائی سورتوں میں سب سے زیادہ غرباء کو اُبھارنے، اُن کی مدد کرنے اور اُن کو ترقی کی دوڑ میں آگے لے جانے کا ذکر آتا ہے اور مومنوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اگر قومی ترقی چاہتے ہیں، اگر خدا تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا طریق یہی ہے کہ غرباء کی مدد کریں، اُن کی تکالیف کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا جب ابھی دوسرے احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئے تھے، ابھی قرآنِ کریم نے نمازوں کی تفصیل بیان نہیں کی تھی، ابھی قرآن کریم نے تجارت کے اصول بیان نہیں کئے تھے۔ ابھی قرآن کریم نے قضاء کے احکام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کئے تھے، ابھی لین دین کے احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئے تھے، ابھی میاں بیوی کے حقوق یا راعی اور رعایا کے حقوق یا آقا اور ملازمین کے حقوق کی تفصیلات بیان نہیں ہوئی تھیں لیکن اِس ابتدائی زمانہ میں قرآن نے غرباء کو اُبھارنے اور اُن کی مدد کرنے کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی۔ بلکہ اُن کے نہ اُبھارنے اور اُن کی مدد نہ کرنے کے نتیجہ میں قوم کی تباہی کی خبر دی اور بتایا کہ وہ قوم اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بن جاتی ہے جو غرباء کے حقوق کو نظر انداز کر دیتی ہے۔

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلی سورت جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ والی سورۃ ہے۔ اِس سے یہ مراد نہیں کہ ساری سورۃ ایک ہی دن میں نازل ہوگئی تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے اِسی سورۃ کا ابتدائی ٹکڑا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہؤا اور پھر رفتہ رفتہ ساری سورۃ نازل ہوگئی۔ اِس سورۃ کے نزول کے بعد قریب ترین عرصہ میں جو سورتیں نازل ہوئیں اُن میں سے چار سورتیں ایسی ہیں جن کو سر ولیم میور جو یو۔پی کے لیفٹیننٹ گورنر رہ چکے ہیں اور یورپین مصنّفین میں خاص عظمت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ سولیلوکی (Soliloquy) یعنی محادثہ بالنفس کی سورتیں قرار دیتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس میں دعویٰ سے پہلے جو خیالات پیدا ہؤا کرتے تھے۔ اِن چار سورتوں میں انہیں خیالات کا ذکر آتا ہے۔ سر ولیم میور کے نزدیک یہ چار سورتیں آخری پارہ کی سورۃ البلد، سورۃ الشمس، سورۃ الیل اور سورۃ الضحیٰ ہیں۔ مفسّرین کے نزدیک تو یہ سورتیں سورۃ العلق کے بعد نازل ہوئی ہیں اور تاریخی طور پر بھی یہی بات درست ہے لیکن میور کا خیال ہے کہ یہ سورتیں اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ والی سورۃ سے بھی پہلے کی ہیں۔ اُن کی بناءِ استدلال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جب کہا اِقْرَاْ یعنی پڑھ تو بہر حال اِس سے پہلے کوئی چیز موجود ہونی چاہئے تھی جس کو پڑھنے کا حکم دیا جاتا۔

اسلامی تاریخ کے لحاظ سے بھی یہ نہایت ابتدائی سورتیں ہیں اور میور کے خیال کے لحاظ سے تو یہ اتنی ابتدائی سورتیں ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ سے بھی پہلے کی ہیں۔ اِن چار سورتوں کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ان میں سے تین میں غرباء کی خبرگیری کو نجات اور ترقی قومی کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ لوگوں کو غرباء کی خبرگیری اور اُن کی خدمات پر اُبھارا گیا ہے اور امراء کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ چنانچہ سورۃ البلد میں آتا ہے

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ يَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝

(البلد ۶-۱۸)

فرماتا ہے ہر مالدار دُنیا میں کہتا ہے اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا میں بڑا مالدار آدمی ہوں۔ میں نے بڑا روپیہ دُنیا میں خرچ کیا ہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ بلکہ کروڑوں روپیہ میں خرچ کر رہا ہوں لُبَدًا کے معنے ڈھیروں ڈھیر کے ہوتے ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا ڈھیر میں خرچ کرتا چلا گیا اور میں نے روپیہ کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ اب بتاؤ مجھ سے زیادہ اور کون شخص اِس بات کا مستحق ہے کہ اسے عزّت دی جائے اور اُسے پبلک میں عظمت اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ کیا وہ نادان یہ خیال کرتا ہے کہ مجھے دیکھنے والا دنیا میں کوئی موجود نہیں۔ وہ دعوتیں کرتا ہے اور ایک ایک دن میں سینکڑوں اونٹ ذبح کر دیتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں نے ملک پر بڑا احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا دُنیا اندھی ہے وہ یہ نہیں سمجھتی کہ یہ سَو اونٹ جو قربان کیا گیا ہے محض اس لئے ہے کہ اُسے شہرت اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ غرباء کی ہمدردی اور اُن کی محبت کا جذبہ اسکے دل میں کام نہیں کر رہا۔ اگر واقعہ میں اسکے دل میں غریبوں کی تکالیف کا احساس ہوتا، وہ ان کی غربت اور تکلیف کو دُور کرنے کا جذبہ اپنے اندر رکھتا تو سَو سَو اونٹ ایک دن میں ذبح کرنے کی بجائے وہ سَو دنوں میں ایک ایک اونٹ ذبح کرتا تاکہ غرباء ایک لمبے عرصہ تک بھوک کی تکلیف سے بچے رہتے۔ مگر اس کے مدِّ نظر تو یہ بات تھی ہی نہیں۔ وہ تو یہی چاہتا تھا کہ پبلک میں میری شہرت ہو اور لوگ سمجھیں کہ میں بڑا امیر ہوں۔ پس فرمایا ہے اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اُسے کوئی دیکھتا نہیں۔ اُس کے اعمال پر کوئی نظر نہیں رکھتا۔ یہ اس کا خیال بالکل غلط ہے۔ دُنیا اتنی اندھی اور بیوقوف نہیں ہے وہ جانتی ہے کہ اُس نے جو کچھ خرچ کیا بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے خرچ نہیں کیا بلکہ اپنے نفس کے لئے خرچ کیا ہے۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ فرماتا ہے کیا ہم نے اُسے آنکھیں نہیں دی تھیں؟ کیا وہ نہیں دیکھتا تھا کہ مُلک کا کیا حال ہے۔ غریب بھوکے مر رہے ہیں اور کوئی ان کا پُرسانِ حال نہیں مگر یہ ایک ایک دن میں سَو سَو دو دو سَو اونٹ محض اپنی شہرت کے لئے ذبح کر دیتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں نے بڑا کام کیا ہے۔ کیا اُس کی آنکھیں نہیں تھیں کہ وہ مُلک کا حال دیکھ لیتا۔ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ۔ اور اگر اسے آنکھوں سے اپنے ملک کا حال نظر نہیں آتا تھا تو کیا اس کے مُنہ میں زبان نہیں تھی۔ اور کیا یہ لوگوں سے نہیں پوچھ سکتا تھا کہ روپیہ کا صحیح مصرف کیا ہے اور مجھے کہاں کہاں خرچ کرنا چاہیئے وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ پھر کیا ہم نے اس کی دینی اور دُنیوی ترقی کے لئے اس کی فطرت میں مادہ نہیں رکھ دیا تھا؟ کیا ہم نے اس کی فطرت میں یہ مادہ نہیں رکھا کہ یہ خدا تعالیٰ کو پانے اور اس کی محبت پیدا کرنے کی تدابیر اختیار کرے؟ اور کیا ہم نے اس کی فطرت میں یہ مادہ نہیں رکھا کہ یہ بنی نوع انسان سے حُسنِ سلوک کرے؟ اگر ان تین طریقوں کو اس نے استعمال نہیں کیا اور اپنے روپیہ کو بغیر اصول کے خرچ کر دیا تو اس نے روپیہ کو خرچ نہیں کیا بلکہ اُسے تباہ کیا ہے۔ پھر فرماتا ہے فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ باوجود اس کے کہ اس کی آنکھیں موجود تھیں جن سے یہ غرباء کا حال دیکھ سکتا تھا، اس کی زبان اور اس کے ہونٹ سلامت تھے اور یہ لوگوں سے پُوچھ سکتا تھا کہ مجھے تو روپیہ کے صحیح مصرف کا علم نہیں تم ہی بتاؤ کہ یہ روپیہ کس طرح خرچ کروں اور باوجود اس کے کہ مجھ

اس کی فطرت میں نیکی اور حسنِ سلوک کے مادے رکھ دیئے تھے۔ ہم نے خدا کی محبت اُس کی فطرت میں رکھ دی تھی اور ہم نے بنی نوع انسان سے حسنِ سلوک کرنے کا مادہ بھی اس کی فطرت میں رکھ دیا تھا فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ مگر اِن تمام باتوں کے باوجود اُس گھاٹی پر نہیں چڑھا اور چڑھائی پر چڑھنا اس کے لئے مشکل ہوگیا جیسے موٹا آدمی پہاڑ کی چوٹی پر نہیں چڑھ سکتا اور راستہ میں ہی تھک کر بیٹھ جاتا ہے یہ بھی گھاٹی کو عبور نہ کر سکا اور نام و نمود پر ہی اپنے روپیہ کو برباد کرتا رہا۔

اِس قسم کے بیہودہ اور لغو کاموں پر روپیہ برباد کرنے کی اَور بھی کئی مثالیں ہیں مثلاً بعض عیاش اُمراء کنچنیوں کے ناچ پر ہزاروں روپیہ برباد کر دیتے ہیں، بعض کو روپیہ صرف کرنے کا اَور کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا تو وہ مشاعرہ کی مجلس منعقد کرکے روپیہ ضائع کر دیتے ہیں، اُن کے پڑوس میں ایک بیوہ عورت ساری رات اپنے بھوکے بچوں کو سینہ سے چمٹائے پڑی رہتی ہے، وہ بھوک سے بلبلاتے اور چیختے چلاتے ہیں مگر اُسے اُن یتیم بچوں کو کچھ کھلانے کی توفیق نہیں ملتی اور ہزار ہزار روپیہ مشاعرہ پر برباد کر دیتا ہے محض اِس لئے کہ لوگوں میں شہرت ہو کہ فلاں رئیس نے یہ مشاعرہ کرایا ہے۔ فرماتا ہے یہ روپیہ کا خرچ کرنا نہیں بلکہ اُسے ضائع اور برباد کرنا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ تمہیں کچھ معلوم ہے کہ چوٹی پر چڑھنے کا کیا مطلب ہے؟ یعنی ہم نے جو یہ کہا ہے کہ وہ چوٹی پر نہیں چڑھا تو تم نہیں سمجھ سکے ہوگے کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ آؤ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہمارا کیا مطلب ہے۔ فَكُّ رَقَبَةٍ ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ غلام جو بنی نوع انسان کے قبضہ میں ہیں جو اپنے باپوں اور اپنی ماؤں اور اپنے بھائیوں اور اپنی بہنوں سے جدا ہیں۔ کیا اُس کے دل میں یہ کبھی خیال نہیں آتا کہ وہ ان کو آزاد کرائے اور انہیں بھی آزادانہ زندگی کی فضا میں سانس لینے دے۔ اَوْ اِطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ یا بجائے اِس کے کہ سَو سَو دو دو سَو اونٹ ایک ایک دن میں ذبح کرتا اور امراء کو بُلا کر ان کی ایک شاندار دعوت کر دیتا کیوں اس نے ایسا نہ کیا کہ وہ غرباء اور مساکین کو کھانا کھلاتا۔ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ قحط کے دنوں میں جبکہ غرباء کو غلّہ کی شدید تکلیف ہوتی ہے اور اُن میں سے اکثر فاقہ کرنے پر مجبور ہوتے ہیں یا سردی کے دنوں میں جبکہ غلّہ میں کمی آجاتی ہے اس کا فرض تھا کہ وہ غرباء کی خبرگیری کرتا، بھُوکوں کو کھانا کھلاتا، ننگوں کو کپڑے دیتا اور اس طرح اپنے مال کو جائز طور پر صحیح مقام پر خرچ کرتا۔ مگر اس نے ایسا تو نہ کیا اور ایک ایک دن میں سَو سَو دو دو سَو اونٹ ذبح کرکے بڑے بڑے اُمراء کو کھانا کھلا دیا محض اس لئے کہ اس کی شہرت ہو اور لوگوں میں یہ بات مشہور ہو کہ وہ بڑا مالدار ہے۔ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ یا یتیموں ہی کو کھانا کھلا دیتا۔ بجائے اس کے کہ دعوتوں پر یہ روپیہ برباد کرتا یا جوئے بازی اور مختلف کھیل تماشوں پر اپنی دولت کو ضائع کرتا۔ اگر اس کے دل میں غرباء کا سچا درد ہوتا، اگر اس کے دل میں یتامیٰ کی خبرگیری کا صحیح احساس ہوتا تو اُسے چاہیئے تھا کہ اپنے روپیہ کو بجائے ضائع کرنے کے یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ قرابت والے یتیم کو کھانا کھلاتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنی قرابت والے یتیم کو وہ کھانا کھلاتا کیونکہ اپنی قرابت دار یتیم کو تو بہت سے بخیل بھی کھانا کھلا دیا کرتے ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ یتیم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ یتیم ہوتا ہے جس کا کوئی رشتہ دار موجود نہیں ہوتا۔ اُسے دیکھ کر بعض دفعہ سنگدل سے سنگدل انسان کے دل میں بھی رحم کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ اسے کھانا کھلا دیتے ہیں مگر ایک یتیم ایسا ہوتا ہے جس کے بھائی موجود ہوتے ہیں، جس کی بہنیں موجود ہوتی ہیں جس کے چچا اور دوسرے رشتہ دار موجود ہوتے ہیں لوگ ایسے یتیموں کی طرف کم توجہ کرتے ہیں اس لئے فرماتا ہے اگر کوئی ایسا یتیم ہو جس کے اپنے رشتہ دار موجود ہوں تب بھی اس کے دل میں اتنا درد ہونا چاہیئے تھا کہ وہ اس یتیم کو دیکھ کر سمجھتا کہ یہ یتیم میرا ہے ان کا نہیں، باوجود اس کے کہ اس کے اپنے رشتہ دار موجود ہوتے اس کے دل میں یتیم کی اتنی محبت ہوتی کہ وہ سمجھتا کہ مَیں ہی اس کا نگران اور پُرسانِ حال ہوں وہ اس کے نگران نہیں ہیں۔ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ یا اس نے کیوں ایسے مسکین کو کھانا نہ کھلایا جو ذَا مَتْرَبَةٍ تھا یعنی اپنی کمزوری اور ضعف کی وجہ سے پروٹسٹ اور احتجاج بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کسی کے گھر پر دستک بھی نہیں دے سکتا تھا بلکہ ایسا تھا جیسے مٹی پر گری پڑی چیز ہو۔ دُنیا میں بعض ایسے مساکین ہوتے ہیں جو لوگوں کے دروازوں پر پہنچ کر اپنی غربت اور مسکنت کا حال بیان کرتے ہیں اور ان سے امداد کے طالب ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو دروازوں پر پہنچ کر خوب شور مچاتے اور آخر گھر والوں سے کچھ نہ کچھ لے کر اگلے دروازہ پر جاتے ہیں اور بعض ایسے مسکین ہوتے ہیں جن کو اگر کچھ دیا نہ جائے تو وہ دروازے سے ہلتے ہی نہیں ایسے مساکین کو خرگدا کہا جاتا ہے۔ پھر کئی ایسے مسکین بھی ہوتے ہیں جو باقاعدہ پروٹسٹ کرتے ہیں، مظاہرے کرتے ہیں اور وفد بنا بنا کر حکومت کے پاس پہنچتے ہیں یا امراء کے پاس جاتے ہیں اور ان سے امداد کے طالب ہوتے ہیں۔ ایسے مساکین کو تو لوگ پھر بھی کچھ دے ہی دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہم تو تم سے اس قدر ہمدردی اور محبت کی امید رکھتے تھے کہ وہ مسکین جو مٹی پر گرا پڑا ہے، جو جنگل میں اکیلا بےکس اور بےبس پڑا ہے۔ جس میں مظاہرہ کرنے کی بھی ہمت نہیں جس میں کسی کے دروازے تک پہنچنے کی بھی طاقت نہیں، نہ وہ ٹریڈ یونین کا ممبر ہے نہ کسی اَور ایسی مجلس کا جو اپنے حقوق کے لئے شور مچاتی ہے۔ وہ بیمار، کمزور اور نحیف الگ ایک گوشۂ تنہائی میں پڑا ہوُا ہے۔ اس کا دُنیا میں کوئی سہارا نہیں۔ معاش کا اس کے پاس کوئی ذریعہ نہیں، وہ بےبس اور بےکس نہایت کسمپرسی کی حالت میں پڑا ہوُا ہے اور وہ اپنے اندر اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ کسی کے دروازہ پر چل کر جا سکے تمہارا فرض تھا کہ تم اس سہارے کے محتاج کے پاس جاتے اور اس خاکِ مذلّت پر پڑے ہوئے مسکین کی خبرگیری کرتے ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر یہ شخص اپنی ہمدردی اور اپنی محبّت اور اپنے حُسنِ سلوک میں اِس قدر ترقی کرتا کہ جب وہ یہ سب کچھ کر چکتا تو ہم اس سے یہ امید رکھتے کہ وہ یہ نہ کہتا کہ مَیں نے فلاں غریب کی پرورش کی، مَیں نے فلاں مسکین کی خبرگیری کی بلکہ وہ خدا کے حضور نہایت عجز اور انکسار کے ساتھ یہ عرض کرتا کہ اے میرے رب مَیں نے تیرے حکم کو پورا کرنے کی اس قدر کوشش کی ہے مگر مَیں نہیں کہہ سکتا کہ مَیں نے اس حکم کو صحیح طور پر ادا بھی کیا ہے یا نہیں۔ گویا بجائے احسان جتانے کے تم مومن بنتے اور سمجھتے کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے کسی پر احسان نہیں کیا۔ اپنے مہربان آقا کے ایک حکم کو پُورا کیا ہے اور وہ بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اس کے عائد کردہ فرض کو صحیح طور پر ادا بھی کیا ہے یا نہیں۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ پھر اس سے بھی ترقی کرکے تم ملک کی مصیبتوں کے اپنے آپ کو ذمّہ دار بناتے۔ یہی نہیں کہ خود تو عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے اور غرباء تکالیف میں زندگی گزار دیتے جیسے آجکل کنٹرول کی وجہ سے امراء تو چیزیں لے جاتے ہیں مگر غرباء رہ جاتے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں کہ تم قربانی کرکے غرباء کی مدد کرتے بلکہ اس سے بڑھ کر ہم تم سے یہ امید کرتے تھے کہ تم اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو بھی اس راہ پر چلانے کی کوشش کرتے اور تمام کے تمام افرادِ ملک مل کر ملک کی بہتری کی کوشش کرتے اور ایک دوسرے کو سہارا دیتے۔ پھر فرماتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ ہم یہ چاہتے تھے کہ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ یعنی سب نیکیاں کرکے پھر بھی سمجھتے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہتے کہ اَور زیادہ غریبوں اور کمزوروں پر رحم کرو اور ان سے محبت کرو اور یہ نصیحت مرتے دم تک جاری رہتی۔

یہ اسلام کی بالکل ابتدائی زمانہ کی تعلیم ہے جب قرآن کریم کے نزول کا ابھی آغاز ہی ہوُا تھا۔ جب تفصیلی احکام اللہ تعالےٰ کی طرف سے ابھی نازل نہیں ہوئے تھے اور جب مکّہ والے بھی ابھی اسلام سے پُورے طور پر واقف نہیں ہوئے تھے۔ مسٹر میور کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ وہ ابتدائی خیالات ہیں جن سے متأثر ہو کر آپؐ نے نعوذ باللہ نبوت کا دعوےٰ کیا اور ہمارے نزدیک یہ وہ ابتدائی الہامات ہیں جن کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے اِقْرَاْ کا حکم ہوُا تھا کہ جاؤ اور لوگوں کو ان کا قائل بناؤ۔ بہرحال اسلام کی بنیاد کے وقت کی یہ تعلیم صاف طور پر بتا رہی ہے کہ اسلام نے شروع میں ہی کہہ دیا تھا کہ جہاں اسلام فرد کی آزادی اور اس کی شخصی ترقی کے لئے جدّوجہد کو جاری رکھتا ہے وہاں وہ اس امر کی بھی اجازت نہیں دے سکتا کہ کچھ لوگ تو عیش و آرام کی زندگی بسر کریں اور کچھ لوگ تکلیف اور دُکھ کی زندگی بسر کریں۔

("اسلام کا اقتصادی نظام")

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

محترم ڈاکٹر عبید اللہ خاں صاحب بٹالوی مرحوم

مکرم بشیر الدین احمد صاحب - ربوہ

محترم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب بٹالوی مرحوم بٹالہ میں ۱۳ ر جون ۱۸۹۱ء کو پیدا ہوئے تعلیم سے فراغت کے بعد ہو محکمہ ڈاک میں بطور سپرنٹنڈنٹ ملازمت اختیار کی جون ۱۹۱۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور ایک عرصہ قادیان میں آپ کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

مرحوم مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات انجام دیتے رہے ملکانہ کی تحریک میں بھی شمولیت حاصل کی۔ میں نے ان کی زندگی میں تین پہلو بہت نمایاں دیکھے اوّل نماز با جماعت کا شوق دوم عشق قرآن سوم جذبہ خدمت خلق نماز با جماعت کے التزام کا یہ عالم تھا کہ بارش ہو آندھی ہو کچھ بھی ہو۔ ڈاکٹر صاحب نماز فجر مسجد میں آکر ادا کرتے پیرانہ سالی کا عالم ضعف کی حالت مکان مسجد سے تقریباً ایک میل دور لیکن اس کے باوجود ہر روز بلاناغہ نماز فجر مسجد میں ادا کرنے ضعف کی وجہ سے رستہ میں بیٹھ بیٹھ کر آتے لیکن آنے ضرور نماز با جماعت کا یہ شوق اور مسجد سے وابستگی ہمارے لئے ایک حسین اور موثر نمونہ ہے۔

رمضان کا مہینہ آتا تو ڈاکٹر صاحب کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھتا ایسا معلوم ہوتا کہ ان میں جوانی کی قوت عود کر آئی ہے تمام وقت تلاوت قرآن کریم نوافل اور ذکر الٰہی میں صرف کرتے آخری دس دن اعتکاف بیٹھتے دوسرے معتکفین کی ضروریات کا خاص خیال رکھتے ہر شخص سے دونوں وقت دریافت کرتے کہ کوئی ضرورت ہے تو بتائیں اسی طرح معتکفین کو زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلاتے۔

تلاوت قرآن کریم کا شوق ہی نہیں بلکہ انہیں اس سے عشق تھا جب تک نظر کام کرتی تھی زیادہ سے زیادہ وقت تلاوت قرآن کریم میں گزارتے جب نظر بہت کمزور ہو گئی تو مسجد میں آنے والے دوستوں سے خواہش کرتے کہ مجھے قرآن کریم سناؤ جس طرف سے بھی تلاوت قرآن کریم کی آواز آتی اس طرف چل پڑتے اور تلاوت سننے میں محو ہو جاتے۔

دعا ڈاکٹر صاحب کی غذا تھی فرماتے تھے میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے استحکام و اشاعت کے لئے دعا کرتا ہوں اور اس پر درود پڑھتا ہوں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلفاء کے لئے اور مبشرین اسلام اور تمام کارکنوں کیلئے دعا کرتا ہوں پھر ان لوگوں کیلئے بھی دعا کرتا ہوں جو مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو میرے لئے دعا کرتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو میرے واقف نہیں ہیں پھر تمام احمدیوں کے لئے اور تمام عالم اسلام اور پھر تمام عالم انسانیت کے لئے دعا کرتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ میری دعا کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہو۔

خدمت خلق کا جذبہ قدرت نے عجیب رنگ میں ان میں ودیعت فرمایا تھا بعض احباب اپنی مالی مشکلات ڈاکٹر صاحب کے سامنے بیان کرتے ڈاکٹر صاحب کے پاس جو بھی ہوتا وہ اس کو دے دیتے میں دریافت کرتا آپ نے تمام رقم اس کو دے دی ہے اب آپ کیا کریں گے تو بڑے اطمینان سے فرماتے۔ میاں جس خدا نے میرے ذریعہ اس کا کام کیا ہے وہ خدا میرا کام بھی کسی نہ کسی طرح ضرور کرے گا اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے اور میں نے دیکھا واقعی خدا تعالیٰ کا سلوک ان کے ساتھ کچھ اسی طرح تھا مسجد احمدیہ دہلی گیٹ میں بعض اوقات بہت زیادہ مہمان آ جاتے۔ بستر کم ہوتے تو ڈاکٹر صاحب تقریباً اپنا تمام بستر ہی مہمانوں میں تقسیم کر دیتے اور خود ساری رات تکلیف سے برداشت کر لیتے۔ ڈاکٹر صاحب آخری ایک سال تک مسجد احمدیہ دہلی گیٹ میں ہی مقیم رہے۔ بعض غیر از جماعت دوست ڈاکٹر صاحب کے پاس آتے۔ اور ایک عجیب گہرا اثر لے کر جاتے۔

ڈاکٹر صاحب کا علمی ذوق بہت بلند تھا۔ ان کی مجلس میں عربی فارسی اردو انگریزی اصطلاحات محاورات اور اشعار کا اکثر ذکر رہتا۔ وہ ہمارے لئے چلتی پھرتی لائبریری تھے کسی لفظ کے معنی معلوم کرنے ہوں قرآن کریم یا حدیث کا کوئی حوالہ چاہیئے ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا کوئی واقعہ معلوم کرنا ہو ڈاکٹر صاحب یہ ضرورت احسن طور پر پوری فرما دیتے ان کی مجلس میں عجیب رنگ ہوتا تھا ایک عبادت گزار بزرگ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ ان کی طبیعت میں مزاح کا پہلو بھی موجود تھا۔ لیکن ان لطائف میں بھی نصیحت کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔

خلیفۂ وقت کی طرف سے جو تحریک بھی کی جاتی ڈاکٹر صاحب اس پر لبیک کہتے تحریک جدید اور وقف جدید اور دوسری تحریکوں میں آخر دم تک حصہ لیتے رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے وقف عارضی کی بابرکت تحریک کی گئی تو ڈاکٹر صاحب بھی لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں شامل ہوگئے اور باوجود ضعف اور پیرانہ سالی کے دفتر کی ہدایت کے مطابق مقررہ جگہ پر پہنچ گئے

ڈاکٹر صاحب کو خدا تعالیٰ نے عجیب حافظہ عطا کیا تھا۔ جو شخص بھی ان سے ایک بار ملاقات کر لیتا وہ کتنے ہی عرصہ کے بعد ملے ڈاکٹر صاحب اس کو فوراً پہچان لیتے اور اس کے خاندان کے بزرگوں کا ذکر شروع کر دیتے اور یہ معلوم ہوتا کہ اس شخص کے تمام حالات کا ڈاکٹر صاحب کو علم ہے۔ حافظہ کی یہ حالت وفات سے چند گھنٹے قبل تک قائم رہی وفات سے ایک دن قبل بھی اپنے کمرہ سے باہر آکر نماز با جماعت میں شامل ہوئے ضعف کی وجہ سے بیٹھا بھی نہیں جاتا تھا اسلئے ایک طرف لیٹ کر نماز با جماعت ادا کی

جنوری ۱۹۶۹ء کے پہلے عشرہ میں چند یوم بیمار رہے۔ میں ایک دن حسب معمول مسجد آیا تو ڈاکٹر صاحب کے چہرہ پر نقاہت کے آثار تھے۔ میں نے طبیعت کا حال معلوم کیا فرمانے لگے قادیان جانے والا قافلہ لاہور سے گذر رہا تھا میں بھی دعا میں شمولیت کی غرض سے گیا تھا۔ لیکن لیٹ ہوگیا اس کا مجھے شدید افسوس ہے رستہ میں واپسی پر کچھ سردی لگ گئی ہے۔ اس کے بعد حالت زیادہ خراب ہو گئی اور ۱۰ ر جنوری جمعہ کی رات ۱۰ بجے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

حاصل ہو صبح خلد کی راحت تمہیں عبید
آئیں گے ہم بھی شام غریباں گذار کے

مکرم شیخ فضل کریم صاحب مہرہ آف چنیوٹ کی وفات

میرے ماموں محترم شیخ فضل کریم صاحب مہرہ آف چنیوٹ مورخہ ۲۱ ر ۷۹ بروز سوموار بوقت ۹ بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اسی روز بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ جہاں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا فرمائی۔

ماموں جان مرحوم سنہ ۔۔ء میں بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے تھے۔ بیعت کے بعد اپنے یقین و عمل میں قابل رشک ترقی کی۔ باوجود تکلیف سفر اور بیماری کے حتی الوسع نمازوں کے لئے مسجد میں آتے اور درس و تدریس میں حصہ لینے کی کوشش فرماتے۔

کئی سال سے بوجہ فالج زیادہ چلنے پھرنے سے معذور تھے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مرکز میں آکے رہائش اختیار کر لی تھی۔ آپ محلہ دار البرکات ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ کے علاوہ ۲ لڑکے اور ۵ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے ساتھ یہ دعا بھی فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور بچوں کا کفیل و مددگار ہو۔

(خاکسار شیخ عبد القیوم غلام محمد آباد لائل پور)

الفضل میں خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

وقفِ عارضی کے واقفین کی فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقفِ عارضی میں کم از کم دو ہفتے کا عرصہ وقف کیا جاتا ہے۔ ایسے واقفین مقررہ جماعتوں میں جا کر تعلیم قرآن پاک اور تربیت جماعت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ دعائیں کرتے ہیں واقف کو ایک فارم وقف پُر کرنا پڑتا ہے۔ جس کے بعد اسے مقرر کردہ فاصلہ تک کی جماعت میں بھجوایا جاتا ہے واقف کو کھانے وغیرہ کا خود اہتمام کرنا پڑتا ہے ذیل میں فریضہ وقف ادا کرنے والے واقفین کی فہرست (جو مطبوعہ فہرست الفضل ۵ شہادت اپریل سے آگے ہے) درج کی جاتی ہے۔ احباب جملہ واقفین کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔ اور تمام دوستوں کو بار بار وقف کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ پاکستان)

(۲)

۴۶۹	مکرم	خلیل محمد صاحب	شہداد پور	سانگھڑ
۴۷۰	〃	منیر احمد صاحب	〃	〃
۴۷۱	〃	اللہ دتہ صاحب	مہدی آباد	نواب شاہ
۴۷۲	〃	طاہر احمد صاحب قریشی	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۷۳	〃	اقبال احمد صاحب نجم	〃	〃
۴۷۴	〃	ملک بشیر احمد صاحب	نزد رام سوامی	کراچی
۴۷۵	〃	محمد ایوب خان صاحب	چانگریاں	سیالکوٹ
۴۷۶	〃	صوفی غلام رسول صاحب	چک ۶/۱۱ ایل	ساہیوال
۴۷۷	〃	عبدالرحمان صاحب عزیز	پاکپتن	〃
۴۷۸	〃	نوازش علی صاحب	نوشہرہ ورکاں	گوجرانوالہ
۴۷۹	〃	حاجی خدابخش صاحب	خاناں والی	ضلع میانوالی
۴۸۰	〃	چوہدری سعید احمد صاحب	کوٹیری والا	〃 گوجرانوالہ
۴۸۱	〃	محمد اسماعیل صاحب	نوشکے	〃 〃
۴۸۲	〃	اقبال احمد صاحب	کرونڈی	خیرپور سندھ
۴۸۳	〃	منظور احمد صاحب	〃	〃
۴۸۴	〃	رحمت خان صاحب	منڈو وال	ضلع گجرات
۴۸۵	〃	چوہدری حاجی محمد ابراہیم صاحب	ربوہ	〃 جھنگ
۴۸۶	〃	محمد اسماعیل صاحب	انور آباد	〃 لاڑکانہ
۴۸۷	〃	مطیع الرحمان صاحب	الحدوال	〃 حیدرآباد
۴۸۸	〃	بنیاحمد چیمہ صاحب	گوٹھ غلام محمد	〃 خیرپور سندھ
۴۸۹	〃	شریف احمد صاحب	حلقہ نور نگر	〃 تھرپارکر
۴۹۰	〃	محمد حسین صاحب	〃	
۴۹۱	〃	محمد صدیق صاحب	چک ۱۵۱	〃
۴۹۲	مکرمہ	زینب بی بی صاحبہ	نوشکے	〃 گوجرانوالہ
۴۹۳	〃	امۃ الحفیظ صاحبہ	کشمیر ہاؤس	〃 میرپور
۴۹۴	〃	سلیم بیگم صاحبہ	رحمٰن آباد	〃 نواب شاہ
۴۹۵	〃	خالدہ پروین صاحبہ	〃	〃
۴۹۶	مکرم	ملک منیر احمد صاحب ایڈووکیٹ	کیمل پور	〃 کیمل پور
۴۹۷	〃	غلام نبی صاحب	بھجوبھٹی	〃 سیالکوٹ
۴۹۸	〃	کرنل محمد سعید صاحب	سٹریٹ گیتال پارک شہر	لاہور
۴۹۹	〃	نثار احمد صاحب	شاہدرہ	〃 〃
۵۰۰	〃	زینب بی بی صاحبہ	ربوہ	〃 جھنگ
۵۰۱	〃	ثریا بیگم صاحبہ	〃	〃
۵۰۲	〃	علی محمد صاحب	چک ۴۶ ج ب	ضلع لائلپور
۵۰۳	〃	منشی بشیر احمد صاحب	چک ۹۶ ج ب	〃 〃
۵۰۴	〃	محمد اسحٰق صاحب گھوکھووال چک ۲۷۶ ر ب		〃 〃
۵۰۵	مکرم	غلام نبی صاحب	چک ۲۲۶ ر ب	ضلع لائلپور
۵۰۶	محترمہ	بشیراں بیگم صاحبہ	دارالنصر غربی ربوہ	〃 جھنگ
۵۰۷	مکرم	محمد اسلم صاحب	چک ۹۱ الف محمود آباد	〃 ملتان
۵۰۸	〃	فضل الرحمان	〃 بیت آباد	〃 کراچی
۵۰۹	〃	چوہدری اللہ رکھا صاحب	شریف آباد	〃 تھرپارکر
۵۱۰	〃	نذیر احمد صاحب	رحیم یار خان	〃 رحیم یار خان
۵۱۱	〃	کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	بہاولپور	〃 بہاولپور
۵۱۲	〃	چوہدری مراتب علی	چک ۳۳ ج ب	〃 لائلپور
۵۱۳	〃	مبارک علی صاحب	〃 〃	〃 〃
۵۱۴	〃	سلطان احمد صاحب	۴/۳ ای بی ۵	〃 ملتان
۵۱۵	〃	محمد افضال	۹/۴ ای بی ۵	〃 〃
۵۱۶	〃	صوفی کریم بخش صاحب	۳۹۰	〃 〃
۵۱۷	〃	بشیر احمد صاحب	لودھراں	〃 〃
۵۱۸	〃	مبارک احمد طاہر	حیدرآباد	〃 〃
۵۱۹	مکرمہ	مشیعت خاتون صاحبہ	ربوہ	〃 جھنگ
۵۲۰	〃	حفیظ بیگم صاحبہ	چک ۳۵ جنوبی	〃 سرگودھا
۵۲۱	مکرم	مبارک احمد صاحب	ربوہ	〃 جھنگ
۵۲۲	〃	امین الدین صاحب	〃	〃
۵۲۳	〃	محمود احمد قائد	چک ۱۵۱	〃 تھرپارکر
۵۲۴	〃	محمد شفیع صاحب	نجیب آبادی ناظم آباد	〃 کراچی
۵۲۵	〃	مبارک احمد صاحب	〃	〃 〃
۵۲۶	〃	مفتی احمد صادق صاحب	بفرزہ کراچی	〃 〃
۵۲۷	〃	شمس الدین صاحب	گوٹھ چوہدری شہاب الدین	〃 نواب شاہ
۵۲۸	〃	حکیم محمد سہیل صاحب	محمد آباد	〃 〃
۵۲۹	مکرمہ	ہاجرہ بیگم صاحبہ	ربوہ	〃 جھنگ
۵۳۰	〃	امۃ الحفیظ عابدہ صاحبہ	〃	〃 〃
۵۳۱	〃	ممتاز جہاں صاحبہ	〃	〃 〃
۵۳۲	〃	امینہ بیگم صاحبہ	تلونڈی عنایت شاہ	〃 سیالکوٹ
۵۳۳	مکرم	محمد دین صاحب	ربوہ	〃 جھنگ
۵۳۴	〃	محمد احسان الٰہی صاحب	چنیوٹ	〃 〃
۵۳۵	〃	منور احمد صاحب	ربوہ	〃 〃
۵۳۶	〃	رائے عبداللہ صاحب	چک ۱۶۸/۱۷۱ منڈی	〃 سرگودھا
۵۳۷	〃	رستم علی صاحب	〃	〃 〃
۵۳۸	〃	مظفر احمد صاحب	سیالکوٹ	〃 سیالکوٹ
۵۳۹	〃	عمرالدین صاحب	ربوہ	〃 جھنگ
۵۴۰	〃	محمد لطیف	〃	〃 〃
۵۴۱	〃	چوہدری محمد یعقوب صاحب	گھوکھووال چک ۱۲۱	〃 لائلپور
۵۴۲	〃	جلال الدین صاحب	چک ۴۲/۶۵	شیخوپورہ
۵۴۳	〃	شیخ محمد صدیق صاحب	قبولہ	〃 ساہیوال
۵۴۴	〃	چوہدری خان محمد صاحب	پھیرو چیچی	〃 تھرپارکر
۵۴۵	〃	چوہدری غلام نبی صاحب	قیام پور	〃 گوجرانوالہ
۵۴۶	〃	محمد اسلم صاحب	کوٹ آغا	〃 سیالکوٹ
۵۴۷	〃	مولوی علی محمد صاحب	مدرسہ چٹھہ	〃 گوجرانوالہ
۵۴۸	〃	چوہدری نور محمد صاحب	ہانگٹ اونچے	〃 〃

(باقی)

درخواستِ دعا۔ خاکسار کو اس سال کے ابتداء سے معمولی معدہ یا چنبل کی تکلیف تھی جو پھیلتے پھیلتے دونوں پاؤں پنڈلیوں ہاتھوں گردن اور چہرے پر بھی ہو گئی ہے جس سے سخت بے چینی اور تکلیف ہے کاروبار بھی عدم نگرانی کے سبب سخت متاثر ہوا ہے کاروبار کے ایک اور حصہ میں ایک بڑی رقم پھنسی ہوئی ہے جس کی واپسی کے لئے مقدمہ ہے اس کی محفوظ واپسی کے لئے بھی دعا کا انتظار ہے بے اولادی کے سبب گذشتہ دو سال سے طبیعت سخت غمگین ہے۔ جماعت کے احباب کامل شفایابی جملہ مقاصد کے پورا ہونے کاروبار میں ترقی اور نرینہ اولاد کے حصول کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد اسمٰعیل خالد ابراہیم آباد تھرپارکر

انصار اللہ سے خطاب

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورِ اوّل کے مجاہدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں پہلے دور والوں سے یہ کہتا ہوں کہ وہ بجائے سستی کے کہ میں نے ان کے لئے نرمی پیدا کر دی ہے اپنے اندر چستی پیدا کریں، اور ان میں سے ہر ایک دو دو آدمیوں کو تحریک کر کے ان کے وعدے لکھوائے۔"

اب جبکہ دفتر اوّل انصار اللہ پر ہی مشتمل ہے ظاہر ہے کہ اس ارشاد کے مخاطب انصار ہی ہیں۔

پس ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی روشنی میں تحریک جدید کے مالی جہاد کے لئے ایسے مخلصین پیدا کریں جو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اس ذمہ داری کی تجدید اور اس میں قدرے اضافہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بھی فرما دیا گیا ہے۔ انصار بھائیوں کو ان توقعات کو پورا کر دکھانے کا عزم بالجزم کر لینا چاہیئے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہمارے صنّاع اور مزدور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعمیرِ مساجد ممالک بیرون کے سلسلہ میں صناع اور مزدور حضرات کے لئے فرماتے ہیں۔

"مستریوں، لوہاروں اور مزدوروں وغیرہ کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وہ ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دے دیا کریں۔"

ہمارے کاریگر حضرات (لوہار۔ بڑھئی۔ معمار، درزی، صراف، رنگریز، بوٹ میکر، حجام، گھڑی ساز، جلد ساز، قلعی گر، مسگر، بافندے، وغیرہ) اور مزدور حضرات اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل کر کے اللہ تعالیٰ سے ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیّہ کی فوری توجہ کے لئے

خدام الاحمدیہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی تیس اپریل کو ختم ہو رہی ہے، تدریجی بجٹ کے لحاظ سے اب تک آپ کے بجٹ کا ½ مرکز میں وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن ابھی تک اکثر مجالس ایسی ہیں جنہوں نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ قائدین سے التماس ہے کہ اپنی مجالس کا جائزہ لیں۔ اگر وصولی تدریجی بجٹ کے لحاظ سے کم ہے۔ تو اس طرف خصوصی توجہ فرما دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر نصیر احمد شیخ انچارج شعبہ امراض سینہ و تپدق کیرن ہسپتال لاہور۔ ابن الشیخ امیر احمد صاحب کا نکاح مورخہ ۱۸ شہادت ۱۳۴۸ مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۶۹ء بروز جمعہ مسجد دار الذکر میں مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور سے عزیزہ زاہدہ بنت مکرم مرزا رحمت اللہ صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل سکیورٹی لاہور کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(احمدی بیگم۔ ۴۔ بی شاہراہ اکبر گڑھی شاہو۔ لاہور)

دانتوں کے گھن

کی وجہ سے میری بعض داڑھیں کھوکھلی ہو گئی تھیں "ایلبنی ٹیکر ینز" کھانے کے بعد میری اس بیماری کا خدا کے فضل سے بالکل خاتمہ ہو گیا۔ واقعی یہ دوائی دانتوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے"

(اقتباس از چٹھی مکرم خواجہ عبد المومن صاحب موسن کلاتھ ہاؤس۔ گول بازار۔ ربوہ)

مکمل کورس ۱۰/- تفصیلی لٹریچر بالکل مفت

کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
ڈاکٹر راجہ نو میو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

گھر بیٹھے

بذریعہ ڈاک اسباق القرآن منگوا کر

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھئے

تفصیلات کے لئے پراسپکٹس مفت طلب فرمائیے،

مکتبہ فیض عام ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطایا بفضلہ تعالیٰ سو فیصدی ادا کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

۱۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب چک ۸۹ رتن ضلع لائلپور	۶۰ روپیہ
۲۔ مکرم بشیر احمد صاحب 〃 〃	۱۰۰ 〃
۳۔ 〃 محمد عثمان صاحب 〃 〃	۱۰ 〃
۴۔ 〃 منشی محمد اسماعیل صاحب 〃 〃	۵ 〃
۵۔ 〃 ملیر احمد صاحب	۱۵ 〃
۶۔ 〃 میاں نذیر احمد صاحب دار الذکر لاہور	۱۲۴ 〃
۷۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ارباب عبد الاکبر خان صاحب لاہور	۱۰ 〃
۸ محترمہ سعیدہ صاحبہ والدہ کرنل محمود صاحب 〃	۲۰۰ 〃
۹ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب دار الذکر لاہور بجانب آمنہ بیگم صاحبہ	۱۰۰ 〃
۱۰ 〃 کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب خود دار الذکر لاہور	۱۰۰ 〃
بجانب محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ خود 〃	۱۰۰ 〃
〃 نانا جان مرحوم مکرم شیخ احمد علی صاحب 〃	۵۰ 〃
〃 والد صاحب مرحوم مکرم شیخ فیض احمد صاحب 〃	۵۰ 〃
۱۱۔ مکرم عبد الحمید صاحب عارف دار الذکر لاہور	۱۰۰ 〃
۱۲۔ محترمہ امۃ المجید سعیدہ بیگم صاحبہ بنت سید محمد شاہ صاحب دار الذکر لاہور	۲۰ 〃
۱۳ مکرم مولوی امام الدین صاحب 〃	۱۵۰ 〃
۱۴۔ 〃 شیخ عبد الحق صاحب دار الذکر لاہور	۲۰۰۰ 〃
۱۵۔ 〃 بابو غلام محمد صاحب 〃 〃	۱۰ 〃
۱۶۔ 〃 سید عبد الغنی صاحب 〃 〃	۵ 〃
۱۷ 〃 اخوند فیاض احمد خان صاحب محمد نگر لاہور	۵۲۰ 〃
۱۸ 〃 قریشی محمد صادق صاحب 〃	۵۰۰ 〃
۱۹۔ 〃 ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید محمد نگر لاہور	۵۰ 〃
۲۰۔ مبارک احمد صاحب ارشاد گنج مغل پورہ لاہور	۶۰۵ 〃
۲۱ ملک اعجاز احمد صاحب سلطان پورہ 〃	۱۵ 〃
۲۲ محترمہ استانی حمیدہ صابرہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۲۰۰ 〃

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

درخواست دُعا

مکرم چوہدری ناظر علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۹۰ R.B ضلع لائلپور گھریلو معاملات میں از حد پریشان ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وفیر وز الدین انسپکٹر تحریک جدید)

قیامت کے دِن مشرکوں سے اُن کے مزعومہ شرکاء کے متعلق بازپرس کی جائے گی

مشرک خدا تعالیٰ کے حضور اپنی برأت کا اظہار کریں گے لیکن عذاب کی خبر پوری ہو چکی ہو گی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیات وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۔الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں اُن شرک کرنے والے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو دُنیا میں بڑے سمجھے جاتے تھے۔ اور فرماتا ہے کہ اُس دن کو بھی یاد کرو جس دن اللہ تعالیٰ مشرکوں کو بلائے گا اور کہے گا أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ۔ وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے متعلق تم بڑے بڑے دعوے کیا کرتے تھے۔ یعنی وہ شریک تھے تو نہیں لیکن تم اُن کو شریک قرار دیتے تھے قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ۔ اس پر وہ مزعومہ شریک جن کے خلاف ہمارے عذاب کی خبر پوری ہو چکی ہو گی، کہیں گے کہ اے ہمارے رب یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا لیکن شرارتاً گمراہ نہیں کیا بلکہ ہم خود بھی گمراہ ہو چکے تھے آج ہم تیرے حضور اپنی برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی ہوا و ہوس کو انہوں نے اپنا معبود بنایا ہوا تھا۔

اِس مضمون سے ظاہر ہے کہ اس جگہ ایسے معبودوں کا ذکر ہے جو دُنیا میں شرارتیں کر کے لوگوں کو بہکا دیتے تھے نہ کہ کسی غیر مرئی وجود کا۔ اور شریک سے مراد واقعہ میں خدا قرار دینا نہیں کیونکہ جن کو لوگ واقعہ میں خدا قرار دیتے ہیں وہ نہ تو خود گمراہ ہیں اور نہ کسی کو گمراہ کرتے ہیں بلکہ اُن کو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ لوگ اُن کے متعلق کیا کہہ رہے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ کے متعلق آتا ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھے گا کہ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ۔ کیا تُو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا لو تو حضرت مسیح علیہ السلام جہاں اور جواب دیں گے وہاں ایک جواب یہ بھی دیں گے کہ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (سورۃ مائدہ آیت ۱۱۸) یعنی جب تک میں اُن میں موجود رہا میں ان کا نگہبان رہا۔ مگر جب تُو نے میری روح قبض کر لی اور مجھے اپنی طرف بلا لیا تو تُو ہی ان کا نگران تھا میں نہ تھا۔ اور تُو ہی ہر چیز کا حقیقی نگران ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ جنہیں عیسائی خدا قرار دیتے ہیں۔ اُن کو تو پتہ بھی نہیں کہ لوگ ان کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں مگر آیت بتا رہی ہے کہ وہ شرکاء کہیں گے کہ خدایا ہم نے ان لوگوں کو خود گمراہ کیا تھا اور اس وجہ سے کیا تھا کہ ہم خود بھی گمراہ ہو چکے تھے۔ پس یہاں آئمۃ الکفر مراد ہیں جو لوگوں کو اپنی وجاہت اور اپنے اثر اور رسوخ کی وجہ سے اپنے پیچھے چلاتے تھے۔ وہ یہ عذر پیش کریں گے کہ خدایا ہم نے ان کو وہی باتیں سکھا دیں جن کو ہم سچا سمجھتے تھے اور یہ لوگ ان کو اس لئے مانتے تھے کہ خود ان کا اپنا دِل چاہتا تھا ورنہ ہمارا ان پر کیا زور تھا۔

اس کے بعد پھر دوسری قسم کے معبودوں کے متعلق سوال شروع ہو گا جن کی لوگ واقعہ میں عبادت کیا کرتے تھے اور پرستش کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ ان شریکوں کو اب بلاؤ اور انہیں کہو کہ وہ تمہیں اس مصیبت سے بچائیں۔ وہ انہیں پکاریں گے مگر ان کے معبود اُن کو کوئی جواب نہیں دیں گے اور خدائی عذاب کی علامتیں ان کی آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو جائیں گی لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ کاش یہ لوگ ہدایت کا رستہ اختیار کرتے اور شرک کا ارتکاب کر کے عذاب الٰہی کا مورد نہ بنتے"

(تفسیر کبیر سورۃ القصص صفحہ ۲۲۲ و ۲۲۳)

ضرورت ہے

ایک معزز گھرانہ کے لئے دو خادماؤں کی ضرورت ہے جو گھر یلو کاموں میں خوب مہارت رکھتی ہوں اور تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا بھی جانتی ہوں۔ تنخواہ خوراک کے علاوہ معقول دی جائے گی۔ درخواستیں مقامی امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائی جائیں۔ (چوہدری ظہور احمد باجوہ ناظر زراعت۔ ربوہ)

یونیورسٹیوں کے انتظام میں اساتذہ اور طلبا کو مناسب حصّہ دیا جائے گا

ایئر مارشل نور خان نے نئی تعلیمی پالیسی کے بنیادی نکات کا اعلان کر دیا

کراچی ۲۸ اپریل۔ مارشل لاء حکومت نے جو نئی قومی تعلیمی پالیسی وضع کی ہے اس میں طلباء کی اظہار خیال کی آزادی اور یونینوں کے قیام کے علاوہ اس بات کا یقین بھی دلایا گیا ہے کہ یونیورسٹیوں میں نوکر شاہی کا اثر و رسوخ بہت کم ہو گا۔ اور ان اعلیٰ تعلیمی اداروں کو زیادہ سے زیادہ خود مختار بنانے کے لئے ان کی انتظامیہ میں طلباء اور اساتذہ کو بھی عمل دخل ہو گا۔

حکومت کی نئی تعلیمی پالیسی کے بارے میں خاص خاص باتوں کا اعلان کل یہاں ڈپٹی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ایئر مارشل نور خان نے کیا ہے۔ اس پالیسی میں کہا گیا ہے کہ طلباء معاشرہ کا وہ طبقہ ہے جو قومی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے قائد پیدا کرتا ہے۔ انہیں تعلیمی اداروں کے انتظام و انصرام میں بھی حصّہ لینے کا موقع ملنا چاہیئے۔ اور اس مقصد کے لئے طلباء کی یونینوں کا قیام ناگزیر ہے۔ یونینوں کے ذریعہ ہی طلباء کو تعلیمی اداروں کے معاملات پر اظہار خیال کی آزادی حاصل ہو گی نئی پالیسی میں تعلیم کے شعبہ میں اساتذہ کے کردار کو موثر بنانے کے لئے اور ان کی سماجی حیثیت اور مرتبہ کو بلند کرنے پر خاص توجہ دی جائے گی۔ موجودہ حالات میں ٹیچرز اور بالخصوص پرائمری ٹیچرز کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ان کے حالات کو بہتر بنانے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ نئی پالیسی میں ٹیچرز کی حالت بہتر بنانے کے اہم اقدامات کئے جائیں گے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے اساتذہ کی فلاح و بہبود کے لئے بھی ضروری قواعد مرتب کئے جا رہے ہیں یونیورسٹیوں کے نظم و نسق کے سلسلے میں جو اہم تجاویز نئی پالیسی میں شامل ہیں ان کے مطابق یونیورسٹیوں کو نہ صرف سرکاری محکموں کی بالادستی سے آزاد کیا جائے گا بلکہ خود یونیورسٹیوں کے اندر بھی اختیارات کی مرکزیت ختم کر کے مختلف شعبوں کے سربراہوں کو زیادہ اختیارات دیئے جائیں گے اس کے علاوہ اعلیٰ تعلیمی روایات رکھنے والے کالجوں کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور انہیں ڈگریاں جاری کرنے والے خود مختار اداروں کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے گا۔ نئی پالیسی کو آخری منظوری کے لئے صدر پاکستان اور ان کی انتظامی کونسل کے سامنے پیش کیا جائے گا

صدر ڈیگال اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے

پیرس ۲۸۔ اپریل۔ فرانس کے صدر ڈیگال کل اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے۔ انہوں نے پچھلے دنوں جو آئینی تجاویز پیش کی تھیں رائے شماری میں عوام نے انہیں مسترد کر دیا ہے۔ چنانچہ رائے شماری کا نتیجہ معلوم ہوتے ہی انہوں نے اپنے سابقہ اعلان کے مطابق اپنا استعفیٰ پیش کر دیا صدر ڈیگال کی تجاویز میں کہا گیا تھا کہ سینیٹ کے ارکان کی تعداد کم کی جائے اور انتظامیہ کے اختیارات کی مرکزیت ختم کی جائے۔ عوام کی اکثریت نے رائے شماری کے وقت ان تجاویز کے خلاف ووٹ ڈال کر ان پر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔

اسرائیلی فوج کا ایک ایمونیشن ڈپو تباہ

تل ابیب ۲۸۔ اپریل فلسطینی چھاپہ ماروں نے کل اسرائیلی بندرگاہ ایلات کو صحرائے نجف سے ملانے والی شاہراہ پر فوجی نوعیت کے دو اہم پلوں کو ٹائم بموں سے اڑا دیا۔ اس بات کا اعتراف اسرائیل نے سرکاری طور پر کیا ہے۔ ادھر مصری چھاپہ ماروں نے کل پانچویں مرتبہ نہر سویز عبور کی اور اسرائیلی فوج کے گولہ بارود کا ایک ذخیرہ تباہ کر دیا چھاپہ مار کوئی نقصان اٹھائے بغیر واپس نہر کے مغربی کنارے پہنچ گئے۔

عراق نے ایران کا موقف مسترد کر دیا

دمشق ۲۸۔ اپریل۔ عراق نے شط العرب کے تنازعہ میں ایران کا یہ موقف مسترد کر دیا ہے کہ دریا کے وسط کو عراق اور ایران کی سرحد قرار دیا جائے۔ عراق کے وزیر زراعت کاظم زآدی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہم اپنے علاقے کی ایک انچ زمین بھی کسی کے حوالہ کرنے کے لئے تیار نہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴